Shibli Nuʻmānī, Muḥammad

Masnavī subḥ-i umīd

مثنوی صبح امید

مصنّفہ

شمس العلماء مولٰنا شبلی نعمانی رحمہ اللہ

حسب اجازت

سیّد حسن شاہ صاحب لکھنوی

باہتمام

سیّد ظہور الحسن، قومی پریس۔ چھتہ لال میاں دہلی

رنگین پریس دہلی میں چھپی

۱۲/

مختصر فہرست قومی پریس دہلی

کتب مولانا عبدالحلیم صاحب شرر

حالات اقوام کرد کردوں کی معاشرت و رسومات
شادی و غمی و مذہبی عقائد اور انکا ترکوں کے ساتھ
تعلق سلطان کے محل کے اندرونی حالات اور زنانہ دربار
کا پورا نقشہ اور والدہ سلطانہ وقادن آفندی کے
اختیارات بڑی دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت ۶ر

خلافت عمرو بن سعید بانی خلافت بنو امیہ ابو
مسلم خراسانی بانی خلافت عباسیہ کے پورے
حالات قیمت ۳ر

تذکرہ مشاہیر عالم ہر دو جلد کامل مع فوٹو
مولانا شرر جس میں حسب ذیل سوانح درج ہیں۔
خلیفہ ناصرالدین اللہ زبیر ابن عوام۔ عبداللہ ابن زبیر
ابن بطوطہ۔ بقراط۔ جالینوس مانی۔ ساٹرین ڈیجی
اعزالدین حسین۔ حاتم طائی۔ جبلہ ابن ایہم۔ محمد بن
تومرت المہدی۔ المغربی۔ ابو عثمان۔ سعید بن
مسیح۔ ساسانی سیوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ،
ابوالاسود دولی۔ احمد بن طولون۔ ابوالضحاک۔
عمرو بن معدیکرب۔ زبیدی۔ نابغہ زبیانی۔ اسکندر
اعظم سمسون۔ ابن قراقر شلمغانی۔ الحکم المستنصر
محمد عبداللہ الزقیر۔ مندر بن مغیرہ۔ حجاج دمشقی وغیرہ۔

مسجد ایا صوفیہ۔ محمد علی پاشا ابوجعفر منصور ابو دلامہ
شاعر مسجد اقصیٰ چلیبی جہاز قیمت عہ ر

مخدرات مشاہیر عالم

جسمیں حسب ذیل سوانح درج ہیں سمیرامس
ملکہ بابل۔ ہند بنت نعمان لیلائے اخیلیہ۔ شہدہ کاتبہ
زلیخا۔ ملکہ سجاح۔ ام سلمہ زوجہ سفاح۔ قطرالندیٰ بلقیس
اور نعا۔ علیہ بنت مہدی۔ خدیجہ بنت القیم۔ ملکہ اسبنبر
کتھرائن۔ زبیدہ خاتون۔ اُمہانی۔ قلوپطرا۔ میڈم ڈی
اسٹائل۔ رابعہ۔ بصریہ۔ فاطمہ فقیہہ۔ ملکہ زبا۔ ام ابان
رابعہ۔ شامیہ۔ فاطمہ۔ نیشاپوریہ۔ ملکہ زنوبیہ۔ نوانوجہ
فرزوق۔ مصنفہ۔ محنہ۔ زمرہ۔ ہلینا قسطنطین اعظم
کی ماں۔ قیمت عہ ر

نکاح جعفر اور عباسیہ۔ ایک عرصہ سے لوگ
اس شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ آیا یہ واقعہ صحیح
ہے یا غلط ہم نے نہایت تحقیق اور مدلل دلائل سے
ثابت کیا ہے کہ یہ واقعہ افسانہ سے زیادہ نہیں ۴ر

ململ جان کی سرگذشت۔ ساری کتاب
ٹکسالی محاوروں سے لبریز لکھنؤ اور دہلی کی پرانی زباندانی
کا پورا فوٹو جواب نایاب ہے۔ ۶ر

سید ظہور الحسن ابوالحسن قومی پریس چھتہ لال میاں دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبحِ امید

ادراکِ حالِ ما زنگہ میتوان نمود
حرفے زحالِ خویش بہ سیما نوشتہ ایم

کیا یاد نہیں ہیں وہ ایام ؟
جب قوم تھی مبتلاے آلام
وہ قوم کہ جان تھی جہان کی
جو تاج تھی فرق آسمان کی
تھے جس پہ نثار فتح واقبال
کسریٰ کو جو کر چکی تھی پامال
گُل کر دیے تھے چراغ جسنے
قیصر کو دیے تھے داغ جسنے
وہ نیزۂ خون فشان - کہ چلکر
پھیرا تھا فرانس کے جگر پر
روما کے دھوین اوڑا دیے تھے
اٹلی کو کنوین جھنکا دیے تھے
باانہمہ جاہ وشوکت وفر
اقلیم ہنر بھی تھا مسخر
ہیبت میں بلند پایہ اوسکا
تھا فلسفہ زیر سایہ اسکا
منطق میں ہوا جو گرم جولان
تھامے تھے رکاب مصر ویونان

میدانِ سخن جو روبرو تھا — فارس کی زبان پہ طُرّ قوا تھا
جو فلسفیانِ ہند و چین تھے — خرمن سے اسی کے خوشہ چیں تھے
یہ قوم کہ تاجِ آسمان تھی — اب کوئی گھڑی کی میہمان تھی
تھے جان کے پڑ گئے جو لالے — ہر سانس پہ لیتی تھی سنبھالے
جس چشمے سے اک جہان تھا سیراب — وہ سوکھ کے ہو رہا تھا بے آب
پامال ہوا تھا بوستاں کیا! — آئی تھی بہار پر خزاں کیا!
وہ ابر کہ چھا رہا تھا یکسر — دو دن ہوئے کھل گیا برس کر
پستی نے دبا لیا فلک کو — خورشید ترس گیا چمک کو
اب خضر کو گمرہی کا ڈر ہے — عیسیٰ کو تلاش چارہ گر ہے
جو ابر ابھی برس گیا ہے — اک بوند کو اب ترس گیا ہے
اسلام کی جان پر بنی ہے — دم توڑ رہا ہے جانکنی ہے
ہر چند یہ ہو چکی تھی حالت — ہم تھے وہی مست خواب راحت
غفلت نے ڈبو دیا تھا ہم کو! — تقلید نے کھو دیا تھا ہم کو
مٹنے پہ جو تھا نشاں ہمارا — خواب اور ہوا گراں ہمارا
غفلت کے یہ چل رہے تھے جھونکے — گو صبح ہوئی پہ ہم نہ چونکے
کس نیند میں سو گئی تھیں آنکھیں؟ — بیکار سی ہو گئی تھیں آنکھیں؟

ادراک و خرد سے برطرف تھا
دل یا کوئی پارۂ خزف تھا

بیکار تھا بے نظام تھا دل
پہلو میں برائے نام تھا دل

تھے ہوش و حواس سب معطل
سیدھی تھی غرض نہ ایک بھی کل؛

تھی روز بروز حالت ابتر
بن بن کے بگڑ چلا مقدر

پیچھے ہٹنے لگی تھی بڑھ کر؛
دریا یہ اُتر چلا تھا چڑھ کر؛

عزت نہ رہی۔ نہ جاہ ثروت
افلاس کی بج چکی تھی نوبت

دولت سے ہاتھ دھو چکے تھے
ہم علم و ہنر بھی کھو چکے تھے

وہ فلسفۂ کہن ہمارا
گنجینۂ علم و فن ہمارا

وہ اوجِ کمال نکتہ دانی
یعنی وہ مسائلِ معانی ؛

منقول کی انتہائے تکمیل
آئین و اصولِ جرح و تعدیل

ترتیب گذارشِ دلائل
اس طرح کے اور بھی مسائل

اندوختۂ سلف تھا جو کچھ
وہ لعل تھا یا خزف تھا جو کچھ

تھے ذرۂ خاک۔ یا ستارے
اب کچھ نہیں ہاتھ میں ہمارے

معقول کو۔ فقہ کو۔ ادب کو
ہم ہاتھ سے کھو چکے ہیں سب کو

بیہودہ فسانہائے پارین ؛
زلف و خط و خال کے مضامین

وہ نوکِ مژہ کی نیزہ بازی
وہ ترکِ نگہ کی فتنہ سازی

یہ طرز خیال تھا ہمارا
جغرافیۂ وجود سارا
کی سیر بھی گرچہ بحر و بر کی
نالوں کے دکھائے جب تماشے
دریا ٹھہرایا چشم تر کو
چھیڑا رگِ دل کو نیشتر سے
اِس کوچۂ تنگ و تار سے ہم
کھایا کیئے گو ہزار چکر
ہر چا پایا ذکر تھا۔ تو یہ تھا
اپنی تو ہمیں نہ کچھ خبر تھی
لڑ پڑتے تھے بات بات میں ہم
دکھلائی کمال دینداری
تکفیر۔ ہمارا ہی چلن تھا
دشمن کو نہ کر سکے موافق
گمراہ تو سیکڑوں بنائے
خُلقِ نبوی کی تھی یہ تصویر

یہ فن۔ یہ کمال تھا ہمارا
ہر چند کہ ہم نے چھان مارا
لیکن نہ خبر ملی کمر کی
گردوں کے اُڑا دیے پرخچے
خون نابہ فشاں کیا جگر کو
نالوں کو لڑا دیا اثر سے
اِس پیچ سے۔ اِس حصار سے ہم
تا زیست نکل سکے نہ باہر
جولاں گہ فکر تھا۔ تو یہ تھا
اور دل کے عیوب پر نظر تھی
ڈوبے تھے تعصبات میں ہم
مومن کو بنا دیا جو ناری
زندیق۔ تو تکیۂ سخن تھا
مومن کو بنا دیا منافق
رستے پہ نہ ایک کو بھی لائے
آپس میں ہر ایک گرمِ تکفیر

تصنیف میں گالیوں کی بھرمار
تحریر کہ لعنتوں کا انبار،

برپا تھے وہ مسجدوں میں فتنے
دیکھے نہ سنے کبھی کسی نے

آپس میں نفاق کا یہ عالم!
یہ اس سے خفا وہ اس سے برہم

اللہ رے یہ وفورِ غفلت؟
سمجھے تھے رواج کو شریعت

باطل پہ فدا۔ تو حق سے بیزار!
تقلید پہ کس بلا کا اصرار!

دیندار برائے نام تھے ہم،
وابستۂ رسمِ عام تھے ہم،

تھے رسم و رواج پر فدا سب
تحقیق سے کچھ غرض نہ مطلب

سمجھے نہ ذرا۔ کہ وقت کیا ہے
کس سمت زمانہ چل رہا ہے

نیرنگیوں پر نہ کچھ نظر کی،
یعنی کہ ہوا ہے اب کدھر کی؟

کیا پیش ہے؟ کیسی صورتیں ہیں؟
کیا وقت ہے؟ کیا ضرورتیں ہیں؟

رنگ و روشِ سپہر کیا ہے؟
اب طرزِ خرامِ دہر کیا ہے؟

ہیں چرخ کی اب نئی ادائیں
چلنے لگیں اور ہی ہوائیں،

چھیڑے جو گئے نئے فسانے
نغمہ وہ رہا۔ نہ وہ ترانے،

پھونکا ہے فلک نے اور افسون
اب رنگِ زمانہ ہے دگرگون،

سیارے ہیں اب نئی چمک کے
وہ ٹھاٹھ بدل گئے فلک کے

اب صورتِ ملک و دین نئی ہے
افلاک نئے۔ زمین نئی ہے

سب بھول گئے ہیں ماسبق کو — گردون نے الٹ دیا ورق کو
تیور جو بدل گئے قضا کے — ڈھنگ اور ہیں چرخ فتنہ زا کے
مئے خانۂ اولین ہمارا — وہ جام۔ وہ ساتگین ہمارا
وہ لطف کے تذکرے وہ فرصت — وہ گرمی انجمن۔ وہ صحبت
وہ سحر و فسون گری زبان کی — وہ طرز۔ وہ شوخیان بیان کی
وہ درج دُرِ سخن ہمارا — گنجینۂ علم و فن ہمارا
جو زینت و ساز تھے ہمارے — جو مایۂ ناز تھے ہمارے
جس باغ کے برگ و ساز تھے ہم — یعنی کہ چمن طراز تھے ہم
جو دشت تھا سبزہ زار ہم سے — جس باغ پہ تھی بہار ہم سے
جس بزم کے میگسار تھے ہم — جس ملک کے تاجدار تھے ہم
جھونکے جو چلے نئی ہوا کے — آغوش میں آگیا فنا کے
وہ بزم رہی۔ نہ جام و ساغر — یکبار الٹ گیا وہ دفتر
دیکھی یہ روش تو پھر خردمند — ہوتے گئے طرز نو کے پابند
گرنے بھی نپائے تھے کہ سنبھلے — بدلا جو زمانہ۔ وہ بھی بدلے
طرز و روش زمانۂ حال — جس ڈھنگ پہ ہے چلی وہی چال
یہاں اور جو قافلے روان ہیں — سب باد صبا سے ہمعنان ہیں

لیکن نقشِ زمین رہے ہم — بیٹھے تھے جہاں وہین رہے ہم
گر کر نہ کبھی ابھر سکے ہم — بگڑے۔ تو نہ پھر سنور سکے ہم
گو غیر اب اہلِ انجمن ہیں ہا — ہم گرمِ فسانۂ کہن ہیں ہا
ابتک ہین بغفلت آرمیدہ — محوِ چمنِ خزان رسیدہ
ہر چند وہ بزم ہے۔ نہ احباب — ہم دیکھ رہے ہیں پر وہی خواب
گو لطمہ خورِ زمانہ ہین ہم — مخمورِ مےِ شبانہ ہین ہم
اس گنجِ گہر پہ ہم ہین نازان — جسکا کوئی جوہری نہین یان
قائم جو وہ انجمن نہیں ہے ہا — اس نقد کا اب چلن نہیں ہے
اب عیب ہین سب ہمارے — ہین پوتھ سے کم گہر ہمارے
ازبس کہ ذلیل و خوار ہیں ہم ہا — افسانۂ روزگار ہیں ہم ہا
ہے اوج پہ بختِ بد ہمارا — دیکھے کوئی جذر و مد ہمارا
کیا کوئی سنے فغان ہماری — دلدوز ہے داستان ہماری
ہم مایۂ عبرتِ جہاں ہیں — ہم ننگِ زمین و آسمان ہیں
ناچار ہیں خستہ حال ہیں ہم — عبرت کدہ زوال ہیں ہم
مٹنے پہ ہے اب نشان ہمارا — گم گشتہ ہے کاروان ہمارا

کس ندانست کہ منزل گہِ مقصود کجاست

این قدر ہست کہ بانگِ جرسے مے آید

ماتم تھا یہی - کہ آئی ناگاہ
اک سمت سے اک صدائے جانکاہ !

اِس شان سے تھی وہ آہ دلگیر
پہلو میں اثر بغل میں تاثیر

دل ہاتھ سے سینے میں بلا تھی
جادو تھی ؟ فسون تھی ؟ جانے کیا تھی

ڈوبی ہمہ تن جو تھی اثر میں ۔
نشتر سی اتر گئی جگر میں

جس سمت سے آئی تھی وہ آواز
وہ جلوہ نمائے سحر و اعجاز

جنبش جو ہوئی رگِ اثر کو
دل تھام کے سب بڑھے ادھر کو

دیکھا - تو وہاں بجاہ و تمکین
آیا نظر ایک پیرِ دیرین

صورت سے عیاں جلال شاہی
چہرے پہ فروغِ صبحگاہی

وہ ریشِ دراز کی سپیدی
چھٹکی ہوئی چاندنی سحر کی

پیری سے کمر میں اِک ذرا خم
توقیر کی صورت مجسم

وہ ملک پہ جان دینے والا
وہ قوم کی ناؤ کھینے والا

اٹھتے ہوئے جوش سے برقت
ہے مرثیہ خوانِ قوم و ملت

نالاں ہے کہ اب سے بھی تو جاگو
اے خوابِ گراں کے سونے والو

آخر کبتک یہ خوابِ غفلت
اٹھو تو ذرا نقابِ غفلت

تا چند رہو گے مست و سرشار
اٹھو ! کہ سحر ہوئی نمودار

سوچو تو ذرا کہ حال کیا ہے
کس خواب میں ہو؟ جہاں کیا ہے؟

غفلت میں جو شب بسر ہوئی ہے
لو اب تو اٹھو! سحر ہوئی ہے

کچھ تمکو خبر ہے۔ یا نہیں ہے؟
کچھ دل پہ اثر ہے۔ یا نہیں ہے

اغیار کے طنز کو بھی سنکر
لگتے نہیں کیا جگر پہ نشتر؟

دیکھو تو ذرا یہ حالت زار! ہا
کیوں قید بلا میں ہو گرفتار؟

ہو گر درہ صف پسین کیوں ؟
اس بزم میں خوار ہو تمہیں کیوں؟

کیوں تیر ستم کے ہو نشانہ؟
بگڑا ہے تمہیں سے کیوں زمانہ؟

کس نے تمہیں اوج سے اتارا؟
اقبال نے کیوں کیا کنارا؟

کیوں بار ہو تم دل زمین پر۔؟
کیوں برق بلا گری تمہیں پر؟

کس پیچ میں رہ گئے ہو پھنسکر؟
کیا ہے کہ ادھڑ گئے ہو بکھر؟

افلاس میں تم جو ہو گرفتار
بیٹھے ہو جو نقش پا سے بیکار

شکوے میں جو بے زری کے تمکو
لائے ہیں جو نوکری کے تمکو

حرفت کو جو کر چکے ہو غارت
برباد جو ہو چکی تجارت ہا

ہر علم و ہنر سے بے خبر ہو
صنعت میں جو تم شکستہ پر ہو

مدخل جو نہیں کمال میں کچھ
وسعت جو نہیں خیال میں کچھ

افعال جو سخت مبتذل ہیں
تدبیر کے دست و پا جو شل ہیں

رونا ہے تمھیں اب آج جن کا ‖ خود کردہ ہیں کیا علاج انکا
غفلت میں جو خوب سو چکے ہو ‖ ہونا جو نہ تھا ۔ وہ ہو چکے ہو
دنیا کے نہ کام کے ۔ نہ دین کے ‖ افسوس! رہے نہ تم کہیں کے
نکبت کی گھٹا ہے سر پہ چھائی ‖ افلاس کی ہر طرف دہائی
اب عیش نصیب ہے ۔ نہ آرام ‖ گھر گھر میں مچا ہوا ہے کہرام
برباد پڑے ہیں کارخانے ‖ نکبت نے مٹا دیے گھرانے
رونق کا اثر ۔ نہ عیش کی بو ‖ اک خاک سی اُڑ رہی ہے ہر سو
اُمید کے دن کی ہو چکی شام ‖ خورشید اب آ گیا لبِ بام
اب وقتِ اخیر ہے خبر لو ‖ جو کچھ کرنا ہے اب بھی کر لو
تا دیر وہ قوم کا فدائی ‖ وہ خضرِ طریقِ رہنمائی
اُٹھتے ہوئے جوشِ دل سے پیہم ‖ عبرت کا دکھا رہا تھا عالم
افسانۂ غم سنا کے ٹھہرا ‖ سوتوں کو جگا جگا کے ٹھہرا
جادو کی بھری ہوئی وہ تقریر ‖ ہونٹوں سے ٹپک رہی تھی تاثیر
ترغیب کے ساتھ ساتھ تہدید ‖ کچھ یاس ۔ تو کچھ نویدِ امید
کچھ لطف بھی تھا عتاب کیساتھ ‖ تھا زہر پہ قندِ ناب کے ساتھ
باتوں میں اثر تھا کس بلا کا؟ ‖ اکبار جو رُخ پھرا ہوا کا

اُمید کی بڑھ گئی تگ و تاز — اونچی ہوئی حوصلون کی پرواز
خواہش سے کے بدل گئے ارادے — ہمت نے قدم بڑھا دیے آگے
وہ دوڑ پڑے جو پا بگل تھے — آنند ہی ہوئے جو فسردہ دل تھے
جو تھا وہ عجیب جوش مین تھا — مخمور بھی اب تو ہوش مین تھا
اب ملک کے ڈھنگ تھے نرالے — اخبار کہین کہین رسالے
تعلیم کے جا بجا وہ جلسے — گھر گھر مین ترقیون کے چرچے
بیتاب ہر ایک جزو و کُل تھا — ہر بار "بڑھے چلو" کا غل تھا

نومیدی از وصال تو طاقت گداز بود
صد چاک کردہ زویم امیدِ پریدہ را

اسلام کی حالتِ زبون کا — آنکھون مین جو پھر گیا تھا نقشا
تھا صبر و شکیب کا نہ یارا — غیرت نے دلون کو پھر اُبھارا
تدبیرِ مرض کی جستجو تھی — ہر بزم میں اب یہ گفتگو تھی
دیکھیں روشِ علاج کیا ہو؟ — بیمار کو کس طرح شفا ہو؟
کیا ہو کہ اُبھر چلین ذرا ہم؟ — اِس قیدِ بلا سے ہون رہا ہم
یہ پھانس چبھی ہوئی نکل جاے — بیمارِ اجل ذرا سنبھل جاے
وابستۂ غم کی جان بری ہو — سوکھی ہوئی شاخ پھر ہری ہو

یہ قوم کی بیکسی تو جائے
تھی بس کہ ہر ایک کو یہی فکر
ہر بزم میں تذکرہ یہی تھا
دانش طلبانِ نکتہ داں نے
ترتیب دیے بکاوش و کد
لکھے بدلائل و براہین ۲
وہ نکتہ ور حقیقت آگاہ ۲
سید اشرف علی ممتاز
ان کے قلم گہر فشاں نے
آسان کر دی ہر ایک مشکل ۲
جو بحث تھی دلنشین کی تھی
وہ اسلام کا وہ عروج شاہی
ایوانِ علوم کی وہ تزئین
تکمیلِ فنون میں توغل
اسطرح غرض کہ جذرومد کا
تصویر سی پھر گئی نظر میں

یعنی یہ مریض جی تو جائے
برسوں یہی بحث تھی یہی ذکر
ہر شخص کا مشغلہ یہی تھا
عیسیٰ نفسانِ خوش بیان نے
بتیس ۳۲ رسالہا ے مفرد
اس بحث پہ مختلف مضامین
یعنی مہدی علی ذیجاہ
مشتاق حسین نکتہ پرواز
آئینِ گذارشِ بیان نے
تا طے شدہ رہ گئی نہ منزل ۲
ہر بات کی چھان بین کی تھی
وہ اوج ۔ وہ شانِ کجکلاہی ۲
تحصیل کمال کے وہ آئین ۲
اکبار پھر اُن کا وہ تنزل ۲
کھینچا تھا وہ ٹھیک ٹھیک نقشا
جان آ گئی قالب اثر میں ۲

اسباب و علل سے بحث کی پھر
کس بات سے ہے سبب ہوا کیا
پھر اصل سخن پہ کی جو تقریر
تحقیق کے طے کئے مراحل
تدبیر کی صورتیں بتائیں
القصہ یہ بات کی تھی تسلیم
تدبیر شفا جو ہے۔ تو یہ ہے
سہتے ہیں جو یوں غم و تعب ہم
تقویم کہن سے ہاتھ اٹھائیں
سیکھیں وہ مطالب نو آئین
تہذیب کے وہ اصول نایاب
وہ گنج گران دانش و فن
کپلر کی وہ نکتہ آفرینی
اس فیض سے ہم بھی بہرہ ور ہوں
جوہر جو کمال کے دکھائیں
ہمت کے کھلیں جو بال پرواز

یعنی کہ یہ انقلاب نادر
وہ باعث عروج اب ہوا کیا؟
یعنی روش علاج و تدبیر
وا کر دیئے عقدہاے مشکل
جو جو تھیں ضرورتیں بتائیں
یعنی کہ علوم نو کی تعلیم
اس دکھ کی دوا ہے۔ تو یہ ہے
تدبیر یہی ہے بس کہ جب ہم
تہذیب کے دائرے میں آئیں
یورپ میں جو ہو رہے ہیں تلقین
وہ طرز معاشرت کے آداب
وہ فلسفہ جدید بیکن
نیوٹن کے مسائل یقینی
ہم بھی اسی کان کے گہر ہوں
اس بزم میں ہم بھی بار پائیں
اس اوج میں ہم بھی ہوں عناں تاز

گو صعب نہیں ہیں یہ مراحل یا
قایم ہیں جو آج درس گاہین یا
سرکار سے ہے قیام جنکو
اورون کی اگرچہ رہنما ہین
جس غم سے مگر تباہ ہیں ہم
اس درد کی یہ دوا نہین ہیں
پیاسے نہیں ہم اس ابر و یم کے
اپنے تو یہ چارہ گر نہین ہین
تعلیم ہی صرف ہو جو مقصود
ادبا کے ہین مگر جو اتنا رہا
ذلت سے بھری ہر ایک خو ہے
آئینِ معاشرت مین بھی ہم
تہذیبِ خیال بھی ہے درکار
مقصود ہے دولتِ یقین بھی
تکمیلِ طریقِ پاکبازی
درس لغتِ عرب کم و بیش

ہم کو ہے مگر یہ تازہ مشکل یا
جن پر ہین اُٹھی ہوئی نگاہین
حاصل ہے قبول عام جنکو
اُن کے لئے نسخۂ شفا ہین
اُس زخم کے یہ نہین ہیں مرہم
ناخن یہ گرہ کشا نہین ہین
درمان یہ نہین ہمارے غم کے
ہر چند کہ ہین۔ مگر نہین ہین یا
کافی ہے یہ جس قدر ہے موجود
ہم ایک ہیں اور ہزارون آزار
اخلاق میں سفلہ پن کی بو ہے
محتاج ہین تربیت کے اسدم
تحصیلِ کمال بھی ہے درکار
تعلیمِ اصولِ شرع و دین بھی
ترویجِ شریعتِ حجازی
اتنی جسے مشکلین ہون درپیش

پھر غیر سے کیا ہو چارہ جوئی؟ — کس کس کا کرے علاج کوئی؟

تدبیر یہ ہے کہ اب سنبھلکر — ہم آپ کھڑے ہوں اپنے بل پر

وابستۂ غیر تھے اگر ہم — اب آپ ہوں اپنے چارہ گر ہم

اس دشت کو طے کریں سراسر — ہم آپ دلیلِ راہ بنکر یا

قائم ہو باتفاق باہم! — اِک مدرسۃ العلومِ اعظم

جو قوم کا مامن و مقر ہو — درمان ہو طبیب چارہ گر ہو

وہ کعبۂ آرزو ہمارا — ہر غم میں ہو چارہ جو ہمارا

آئین و اصولِ فن بتائے — آداب معاشرت سکھائے

وہ درس کہ خجستہ انجام — ہو پشت و پناہ قوم اسلام

ہر عقدۂ آرزو کرے وا — مرکز ہو ہماری حاجتوں کا

سامانِ روائے غرض ہو — یعنی کہ دوائے ہر مرض ہو

درمان ہو مریضِ خستہ جان کا — مرہم ہو جراحتِ نہان کا

مشاطہ را بگو کہ بر اسبابِ حسن یار
چیزے فزون کند کہ تماشا بما رسید

والا گہرانِ قوم نے اب — اک مجلسِ تازہ کی مرتب

دیباچۂ نامۂ سعادت — یعنی وہ خزینۃ البضاعت

رائین ہوئیں متفق جو سب کی
اب قوم سے یا دری طلب کی

وہ کشتۂ قوم۔ وہ فدائی
اوٹھائے کاسۂ گدائی

ایک ایک سے عرض حال کرتا
در در وہ پھرا سوال کرتا

ہر بزم و ہر انجمن میں پہونچا
ہر باغ میں۔ ہر چمن میں پہونچا

کاوش سے غرض تھی کچھ نہ کد سے
ملتا تھا ہر ایک نیک و بد سے

مردان خدا پرست سے بھی
رندان سیاہ مست سے بھی

ہر زاہد و بادہ خوار سے بھی
ملتا تھا وہ گل سے خار سے بھی

ٹھہرا جو یہ گرم سیر ہو کر
کعبے بھی گیا وہ دیر ہو کر،

مطلب تھا جو خوب و زشت سے بھی
گذرا حرم و کنشت سے بھی

پستی سے ملا فلک کی صورت
ذرّوں میں رہا چمک کی صورت

صوفی۔ عالم۔ رشید۔ و گمراہ
والا گہران صاحب جاہ،

دانش طلبان نکتہ اندوز
کم حوصلگان حیلہ آموز

مطلب کا ہر اک سے تھا طلبگاہ
ہر خوان سے تھا وہ زلہ بردار

گذرا وہ ہر ایک رہ گذر پر
دی اس نے صدا ہر ایک در پر

کس بزم میں یہ فغان نہ پہونچی؟
آہ اسکی کہاں کہاں نہ پہونچی؟

ہر اک کو یہ ماجرا سنایا
ہر بزم میں اپنا راگ گایا،

نالے کیئے داغ دل دکھا کر
کیا کیا نہ مصیبتیں اُٹھائیں ؟
ناکام رہا صدائیں دے کر!
حنظل پائے شکر کے بدلے!
لعل اُسنے دیئے۔ شرار پائے!
کیا تلخ ملے جواب اُس کو
برگشتہ کہا کسی نے دیں سے!
خود قوم کو ہوگئی تھی یہ کد
چرچے تھے یہی زغرب تا شرق
گو ناوک ظلم کا ہدف تھا
منظور جو قوم کا تھا اعزاز
دشنام کو وہ دعا ہی سمجھا!
جور اوسنے سہے کرم کے بدلے!
ہر چند یہ مشکلیں تھیں درپیش
دل کو نہ رہا تھا آسرا بھی
بیگانہ عزیز و خویش ٹھہرا!

رویا کبھی حالِ غم سُنا کر
ہر طرح کی ذلتیں اٹھائیں
دشنام سُنی دعائیں دے کر!
سنگ اُسکو ملے گہر کے بدلے!
گل نذر کیے۔ تو خار پائے!
کیا کیا نہ دیئے خطاب اُس کو!
لعنت کا صلہ ملا کہیں سے
زندیق کہا۔ کسی نے مرتد!
وہ اپنی ہی دھن میں تھا مگر غرق
وہ شیفتہ پھر بھی سرمکیف تھا
ذلت پہ بھی اپنی تھا اُسے ناز
وہ درد کو بھی دوا ہی سمجھا!
لطف اُسنے کیے ستم کے بدلے!
گو غیر تھے سب یگانہ و خویش
یار دل میں وفا نہ تھی ذرا بھی
سمجھا جسے نوش نیش ٹھہرا!

یہ زحمتیں گو تھیں ساتھ لاسکے
آگے وہ بڑھا نہ ہٹ کے سبب کو
آئے تھے جو سنگِ راہ بن کر
ناکام رہے وہ جن کو تھی لاگ
کی خس نے اگرچہ لاکھ تدبیر
آتش پہ ٹھہر سکا نہ سیماب
باطل کو جو حق نے کر دیا پست
آہوں نے دکھائی اسکی تاثیر
پر درد جو اس کی داستان تھی
ٹھنڈے ہوئے تھے جو گرم خو تھی
ہمت تھی جو شمعِ راہ اس کی
ہونی تھی کہ قوم کے پھرین دن
آمادہ ہوئے برائے امداد
وہ اوج فزائے شوکت و جاہ
وہ مسندِ عدالت و داد
وہ صاحب سیرتِ حسنہ

پُر زور تھے پر جو ہاتھ اس کے
طے کر گیا جادۂ طلب کو
سب اڑ گئے برگ کاہ بن کر
خاشاک سے دب سکی نہ یہ آگ
صرصر کا نہ ہو سکا عنان گیر
خاشاک سے رک سکا نہ سیلاب
اب نیست نے پائی صورت ہست
کام آئے وہ نالہائے شبگیر
لبریز اثر جو وہ فغان تھی
دل تھام کے رہ گئے عدو بھی
خالی نہ گئی وہ آہ اس کی
نالے نہ رہے اثر کئے بن
عالی منشانِ صاحب داد
سرکارِ نظام خلد اللہ
یعنی وہ رئیس مصطفٰے باد
دستورِ کبیر آصفیہ

تھے ملک مین اور بھی جو ذیجاہ
فیاضیون کے دکھائے آثار
امید نے بھی برغم دشمن
وان بحر کرم کو آگیا جوش
پیدا جو ہوا خیال غیرت
اس جوش مین بھر گیے بد و نیک
نادار تھا یا کہ اہل زر تھا
دو ز روشن ہو یہ شمع راہ حاجت
آخر بہزار جاہ و اجلال
روشن ہوئی بزمگاہ امید
قائم ہوا یادگار ایام
افتتاح کی تھی جو دلربا رسم
مجمع تھا جو اہل علم و فن کا
کس شوق سے تھے شریک تہنیت
جنکو کہ یہ دُھن لگی تھی کبھی سے
تھا لالۂ لطف جو صدر محفل

اسلام کے یاور و ہوا خواہ
یا ابر کرم ہو اگھر بار
بھر بھر لئے اپنے جیب و دامن
یان مطلب و آرزو تھی ہمدوش
یہ تھا اثر کمال غیرت
تھا چور اسی نشے مین ہر ایک
ہر اک کو یہ مطمح نظر تھا
تعمیر ہو قبلہ گاہ حاجت
طالع ہوا آفتاب اقبال
نکلا افق شرف سے خورشید
وہ مدرسۃ العلوم اسلام
کس شان سے یہ ہوئی ادا رسم
کچھ ڈھنگ نیا تھا انجمن کا
عالی منشان قوم و ملت
پھولے نہ سماتے تھے خوشی سے
فرزانہ و ہوشمند و عاقل

بنیاد کے سنگ اولین کو ہاں رکھا تو کہا کہ وہ اے عزیزو!
گو سرور انجمن ہے یورپ سرچشمۂ علم و فن ہے یورپ
باایں ہمہ جاہ و شوکت و فر ہے اہل عرب کا سایہ پرور
سیکھے ہیں اصول فن انہیں سے لی ہے روش سخن انہیں سے
ہون آج جو میں شریک محضر رکھتا ہون جو اس بنا کا پتھر
مقصود ہے یہ چاہتا ہون ہاں اس حق سے کسی قدر ادا ہون
خالق سے دعا ہے اب کہ جاوید روشن رہے یہ چراغ امید!
ذرہ ہے تو مہر آسمان ہو! قطرہ ہے تو بحر بیکران ہو!

ز شرح قصۂ ما رفتہ خواب از چشم خاصان را
شب آخر گشتہ و افسانہ از افسانہ میخیزد

یہ حاصل نالہاے شبگیر یہ قوم کی آرزو کی تصویر ہاں
یہ اوج وہ خیال امید یہ قوم کا نونہال امید
صد شکر کہ آج بارور ہے جو شاخ ہے اوسکی بر ثمر ہے
لایا ہے وہ برگ و بار کیسا! اعدا کو ہے خار خار کیسا!
بخت اوسکا جو آج اوج پر ہے ہر لحظہ برونق دگر ہے!
یہ اس کی ترقیون کا ہے طور کل اور تھا آج ہوگیا اور

پہلے سے یہ آب و تاب ہی آج — کل شمع تھا - آفتاب ہے آج
اس چشمۂ فیض سے ہے سیراب — بنگال سے تا حدودِ پنجاب!
دانش طلبانِ قوم اکثر — ہین جمع ہر اک جگہہ سے آکر
کس نخل کے یان ثمر نہین ہین؟ — کس کان کے یان گہر نہین ہین؟
اس باغ مین کوئی آ کے دیکھے — اسلام کے ہونہار پودے
ہر چند یہ اوج ہے! یہ شان ہے — وہ بات مگر ابھی کہان ہے؟
سامان جو اسنے کچھ بہم ہین! — ہر چند بہت ہین - پھر بھی کم ہین
جس دشت مین گرم ہے عنان تاز — جس اوج پہ ہے ہوس کی پرواز
جو پیش نہاد آرزو ہے — جس سمت عنان جستجو ہے
جس کے لئے ناصبور ہین ہم — اس حد سے ہنوز دور ہین ہم
نا طے شدہ منزلِ طلب ہے — اُمید ہنوز تشنہ لب ہے
باقی ہیں بہت سے کام ابتک — تعمیر ہے نا تمام ابتک
آتا ہے یہاں جو کوئی ممتاز — سنتا ہے یہ بام و در سے آواز
"اے قوم! کہاں ہے تو کدھر ہے — کیوں حال سے میرے بیخبر ہے؟
تو - اور مری خبر نہ لے - قوم! — کس نیند میں سو گئی ہی؟ ای قوم!
جو لوگ دکھا چکے ہیں ہمت — ان سے تو نہیں ہی کچھ شکایت

افسوس تو اُن پہ ہے کہ اب بھی
ہیں گم شدہ رہ ترقی ! یہ

چلو سے جو دکھا رہا ہے ادبار
اوہام غلط میں ہیں گرفتار

اب تک بھی جو بر سر کجی ہیں
گو اپنے ہیں - پھر بھی اجنبی ہیں

سچ یہ ہے کہ حسد آپڑی ہے
پھر قوم کی ان کو کیا پڑی ہے!

گو قوم شکستہ حال ہو جائے
برباد ہو - پائمال ہو جائے

افلاس میں ٹھوکریں بھی کھائے
اغیار کے نانہ بھی اٹھائے

پوچھے کوئی بد نہ نیک اس کو
ٹھکرا کے چلے ہر ایک اُس کو

سہتے ہیں پڑے اُسی شب و روز
اغیار کے طعنہ ہائے دل دوز

یاور نہ کوئی - نہ چارہ گر ہو
ہے خوار تو اور خوار تر ہو

ہر ایک کے دل پہ بار ہو کر
مٹ جائے ذلیل و خوار ہو کر

یہ سب ہو - پر انکی حسد نجائے
حق بات کبھی نہ دل میں آئے

گو قوم پہ لاکھ آفتیں آئیں
ممکن ہے کہ یہ ذرا بدل جائیں ؟

جاتے نہیں وہم باطل انکے
پتھر سے بنائے ہیں دل انکے

اتنے جو نہ کج خیال ہوتے
کیوں آج شکستہ حال ہوتے

سینہ سے اگر ہے بغض للہ
وہ خادم قوم اگر ہے کم سواد

کچھ آپ ہی انتظام کرتے
اسلام کو نیک نام کرتے

باتیں نہ فقط بنا کے رہتے
جو منہ سے کہا دکھا کے رہتے

اسلام کی دوستی - توبہ تھی
الفت کی دلیل تھی - توبہ تھی

یہ وقت جو آپڑا ہے مشکل
ہے پردہ کشائے حق و باطل

اک عرضہ گہ قبول و رد ہے
معیارِ تمیزِ نیک و بد ہے

یاں حال کھلے گا این و آنکا
دنگل ہے وفا کے امتحان کا

اے مدعیانِ حبِّ اسلام!
بجرو لن مین تو اب کرو نہ آرام!

دعوے ہین - تو کچھ ہنر دکھاؤ!
ہمت کے قدم ذرا بڑھاؤ!

دیکھو! رہِ جستجو یہی ہے!
میدان یہی ہے! گو یہی ہے

اندازِ عرب اگر ہے خو میں!
باقی ہے وہ جوش اگر لہو میں!

موقع ہے یہی ہنر دکھاؤ!
جو کہتے تھے آج کر دکھاؤ!

کر دو جو گذشتہ کی تلافی!
ثابت ہو زمانے پر کہ اب بھی

گو دورِ فلک ہوا دگرگون!
پھر بھی تو رگوں میں ہے وہی خون!

اسلاف کے وہ اثر ہیں اب بھی
اس راکھ میں کچھ شرر ہیں اب بھی

اس حال میں بھی روش وہی ہے
دن ڈھل بھی گیا تپش وہی ہے!

اس جام میں ہے شراب باقی!
ابتک ہے گہر میں آب باقی!

گو خوار ہیں - طرز خو وہی ہے
مرجھا گئے پھول - بو وہی ہے!

هذا - ولقد بلغت اقصاه
فاسعوا! وتوکلوا علی اللہ!

راقم

سرگذشتِ عہدِ گل را ہم ز شبلی مے شنو
عندلیب آشفتہ تر گفتست این افسانہ را

باخت تیر

تصانیف شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم رحمۃ اللہ

سیرۃ النعمان یعنے امام اعظم ابو حنیفہ رح کوفی کی مفصل سوانح عمری آپکے اول سے آخر تک کے پورے تفصیلی حالات لکھے ہیں یہ ایک معرکۃ الآرا کتاب ہے قیمت عہ رعایتی ۸ر

الفاروق مفصل سوانح عمری حضرت فاروق اعظم اس سے بہتر سوانح آپکی کوئی نہیں چھپی قیمت ہے

سفرنامہ روم و مصر و شام اس کتاب میں علاوہ دیگر چشم دید حالات کے ترکوں اور عربوں کے اخلاق و عادات کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے صوبہ بہار کے کورس میں داخل ہے قیمت عہ رعایتی ۸ر

الغزالی یعنی امام محمد بن محمد الغزالی رح کی پوری سوانح عمری اور آنکے کلام پر تبصرہ اور ریویو قیمت عہ رعایتی ۸ر

سوانح مولانا روم رح یعنی مولانا جلال الدین رومی کی مفصل سوانح عمری مثنوی شریف اور دیگر تصانیف پر تبصرہ قیمت عہ رعایتی ۸ر

مقالات شبلی یعنی مولانا شبلی رح کے وہ علمی اور تاریخی مضامین جو اب تک مرتب ہو کر شائع نہیں ہوئے تھے قیمت عہ رعایتی ۷ر

المامون یعنی سوانح عمری خلیفہ مامون رشید اعظم اس میں آن تمام کارناموں کی تفصیل ہے جن کی وجہ سے مامون رشید اعظم کا عہد عموماً شاہان اسلام سے علمی حیثیت میں ممتاز تسلیم کیا گیا ہے قیمت عہ رعایتی ۸ر

الہارون یعنی سوانح عمری خلیفہ ہارون رشید اعظم مع نقشہ سلطنت عباسیہ قیمت عہ رعایتی ۸ر

اورنگ زیب عالمگیر عالمگیر پر جو الزامات دیگر معاندین عالم کیا کرتے ہیں مولانا نے کس خوبی سے انکار کیا ہے قیمت ۸ر رعایتی ۳ر

حیات سعدی یعنی سوانح عمری شیخ سعدی شیرازی رح اور آنکے کلام پر تبصرہ قیمت ۳ر

حیات حافظ یعنی سوانح عمری خواجہ حافظ شیرازی رح قیمت ۸ر رعایتی ۳ر

حیات خسرو یعنی سوانح عمری حضرت امیر خسرو دہلوی رح ۸ر رعایتی ۳ر

آغاز اسلام یہ کتاب مسلمان بچوں اور لڑکیوں کیلئے نہایت کارآمد ہے ۸ر رعایتی ۳ر

تمام خواستیں بنام سید ظہور الحسن قومی پریس دہلی چھتہ لال میاں آنا چاہئیں

ازواج النبی۔ جناب سرورکائنات کے
ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہیں
حضرت خدیجہؓ۔ حضرت سودہؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت
حفصہؓ۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔ حضرت زینبؓ
بنت جحش۔ حضرت ام حبیبہؓ۔ حضرت جویریہؓ۔ حضرت میمونہؓ
حضرت صفیہؓ۔ قیمت ۱۲؍

محذرات جلد دوم عورت ہی کی کشش
دنیا میں انسان کو لائی دہیبائے کاہنہ۔ قیصر تھیوڈورا
آل عثمان میں پہلی سلطانہ تھیوڈورا۔ ابواوقیا۔
قاطش ماندوا۔ عاتکہ زوجہ عبداللہ بن ابی بکر صدیق
عتبہ عمارہ۔ مزنہ لطیفہ۔ حدابیہ۔ ثبینہ۔ ام جعفر۔
حرقہ بنت نعمان ست الملک ملکہ مصر۔ خولہ بنت
الازور قیمت عہ۔ **جلد سوم** جسمیں حسب ذیل
سوانح درج ہیں۔ دیدون۔ ملکہ سورپ تہال
انڈلبین۔ راحیل۔ ماریہ رولان۔ فلیون۔ عاتکہ
بنت معاویہ۔ تذکار بائی۔ خاتون ارشد۔ امیہ۔
فرمایہ۔ عضرا۔ عائشہ بنت طلحہ۔ ہائی پے شیا۔ خرقا
ریا بنت الضریق السلمی حنیفیات۔ ظریفہ بنت
صفوان۔ ام حکیم بنت قارظ قیمت عہ جو صاحب
تینوں جلدیں ایک ساتھ کامل لینگے۔ ان کو مع
محصول ڈہائی روپیہ میں روانہ ہون گی۔

ہمایوں نامہ (از) گلبدن بیگم
اس سے بہتر تاریخ ہمایوں کی نہیں چھپی ۱۶ مستند
تاریخوں کا نچوڑ ہے۔ اور پانچ فوٹو عمدہ ولایتی کاغذ
پر تیار ہو رہی ہے۔ قیمت مجلد عہ۔ **حیات بابر**
اول ایک مقدمہ پھر اصل کتاب جس میں ۱۶ فوٹو۔
اور نقشے ہیں۔ اس سے بہتر بابر کی لائف آج تک
تیار نہیں ہوئی اور نہ آپکی نظر سے گذری ہوگی
قیمت مجلد تین روپے سے؍

مقالات شرر و جذبات شرر
یہ مضامین نہیں بلکہ منشیانہ معجزات و معجز
نگاری کی کرامتیں ہیں جنہیں انشا پردازی کا شوق
ہو تو اس کتاب کو ضرور منگائیں۔ انہی مضامین کی
بدولت ہندوستان میں کوئی نہ تہا۔ ہمنے بڑی تلاش سے
جمع کرکے طبع کیے ہیں۔ قیمت عہ۔ فہرست مضامین
دنیا عمر دو روزہ۔ بدمستی۔ آدہی رات ہم اور ہمارے
کمالات۔ شمع سحر۔ خود پسندی۔ برسات۔ بیکسی۔ رنج والم
اندہیری رات۔ باد سحر۔ موسم۔ شدگان سلف۔ ازماست
کہ برماست۔ شادی و غم۔ ہم آنیوالی گھڑی۔ برکھا رت
خلوص۔ ٹوٹا ہوا کھنڈر۔ موسم خریف۔ اچھوتا بن۔ ساون کی
رت۔ غم جدائی۔ یاس۔ سراپائے حسن۔ زمانہ۔ دیہات
کی شام۔ عالم خیال۔ شمع حرم۔ خاموش آسمان۔ گرمیوں کی
رت۔ باغ آرزو۔ فصل بہار۔ لالہ خودرو۔ بیخودی ہم

سید ظہور الحسن و ابو الحسن قومی پریس چھتہ لال میان دہلی